سوال

(20)جنات کا وجود ایک حقیقت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آج کل عموماً کنواری اور خوب رو لڑکی پر جن عاشق ہوجاتے ہیں اور مختلف قسم کے بابے اور پیر ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں، کیا اس قسم کے معاملات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوتے تھے یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے دور خلافت وحیات میں ہوتے تھے، آیا تاریخ میں کوئی صحیح واقعہ موجود ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنات ایک مستقل مخلوق ہے جس کا وجود انسانوں کے علاوہ ہے اور ان کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے، جیسا کہ قرآن، حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لم یخالف أحد من طوائف المسلمین فی وجود الجن "

"مسلمانوں میں سے کوئی گروہ بھی جنات کے وجود کا مخالف نہیں ہے۔ (آکام المرجان لمحمد بن عبداللہ الشبلی ص 5)

جنات کے لڑکیوں پر عاشق ہونے کے عام قصے جھوٹ وافتراء پر مبنی ہوتے ہیں، بعض عورتوں کو ہسٹریا کی بیماری ہوتی ہے جس کے ہذیان میں وہ عجیب وغریب آوازیں اور دعادی ظاہر کرتی ہیں، مقصد صرف معاشقہ یا اپنے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

پیروں وغیرہ کے ٹونے ٹوٹکے بھی فراڈ اور جادو وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں جن سے کلی اجتناب واجب یعنی فرض ہے ایسے معاملات کا وجود نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کلیتاً نہیں ملتا اور نہ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین یا تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایسا واقعہ ہوا ہے۔ بعض روایات میں جنات کا انسانی جسم میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر ہے لہذا ان کی اسنادی حیثیت پیش خدمت ہے:

"فرقد السبخی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ الخ"

(مسند احمد268،254،1/239،الدارمی 1/11۔12،ح19الطبرانی فی الکبیر12/57ح12460،دلائل النبوۃ للبیھقی 6/182)

فرقد راوی ضعیف ہے۔

دیکھئے تحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبخاری (ص91ت308) وعام کتب ضعفاء، ایوب السختیانی نے کہا: "لیس بشئ" یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ (ایضاً)

2۔ "عن إسماعيل بن عبد الملك عن أبي الزبير، "عن جابر الخ"

(السنن الدارمی 1/10 ح17 وعبد بن حمید: 1051، ابن ابی شیبہ11/490۔492ح31745، دلائل النبوۃ لابی نعیم: 281، والبیھقی فی الدلائل 6/18، 19التمھید1224،1/223)

اسماعیل بن عبدالملک جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ (تحفۃ الاقویاء ص13ت18)

"مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ.....الخ"

(احمد4/173، شرح السنۃ13/296ح3718) معمر نے عطاء کے اختلاط کے بعد ان سے حدیث سنی ہے اور عبداللہ بن حفص مجہول ہے۔ (دیکھئے تقریب التھذیب ص171)

شواہد: نمبر1۔:۔

"احمد بن عبدالجبار: حَدَّثَنَا يونس بن بكير، عن الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ"

(صححہ الحاکم ووافقہ الذھبی618،2/617ح4232)

سلیمان الاعمش مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔

ب:۔

"عثمان بن حكيم بن عباد بن حنيف الانصاري عن عبدالرحمان بن عبدالعزيز عن يعلى بن مرة الخ"(احمد4/170)

عبدالرحمان مذکور "لیس بالمشہور" تھا۔ (دیکھئے تعجیل المنفعۃ ص253)

اگر اس سے مراد عبدالرحمان بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عثمان بن حنیف الانصاری الامامی ہو۔ تو یہ سند منقطع ہے کیونکہ وہ 162ھ میں فوت ہوئے اور ان کی عمر 70 سال سے زیادہ تھی یعنی 90ھ میں پیدا ہوئے تھے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

4۔ مطر بن عبدالرحمان عن ہند ابنۃ الوازع...الخ

(احمد کما فی جامع المسانید لابن کثیر12/246، اطراف المسند5/445ح7519، مجمع الزوائد9/2 اتحاف المہرۃ لابن حجر13/656)

ہند ام ابان کی توثیق نامعلوم ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی (ج5ص275ح5314 عن ابی داود: 5225، واصلہ عند ابی داود5225 و مجمع الزوائد3، 9/2) میں ایک دوسری روایت بھی ہے جس کی راویہ ام ابان ہی ہے جو کہ مجہولۃ الحال ہے۔

5۔ "عثمان بن ابی العاص الخ (مجمع الزوائد ۹/۳ وقال: وفیہ عثمان بن بسر ولم اعرفہ وبقیۃ رجالہ ثقات"

یہ سند عثمان بن بسر کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ میرے پاس ان تمام روایات کی مفصل تحقیق کا وقت نہیں البتہ مختصراً عرض ہے کہ میرے علم کے مطابق اس سلسلے کی تمام روایات ضعیف ہیں تاہم یہ صحیح ہے کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تو "اُخرج عدواللہ" اے اللہ کے دشمن! نکل جا، کہنا صحیح ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ (کتاب الطب باب الفزع ولارق وما یتعوذبہ ح3548 وسندہ صحیح ولہ شاہد فی صحیح مسلم (2203) سے ثابت ہے۔

(شہادت، جنوری 2002ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ98

محدث فتویٰ